

مُحَمَّدٌ رَزَقَ لَهٗ وَالَّذِينَ يَمُكُّوْنَ اِلَيْهِ اِلَهًا وَرَبًّا مِّنْهُم

قرآن و سنت کا ترجمان سنی و اصلاحی

ماہنامہ
جائزہ

الحکماء



رجب 1436ھ
مئی 2015ء

بیکلہ

حافظ عبد اللہ بہاؤ پوری رحمہ اللہ
مولانا عبد اللہ گورداسپوری رحمہ اللہ
حافظ عبد المنان نورپوری رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: حافظ رضا اللہ روف
ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلی پوری



○ فضائل حرم مدنی

○ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء یوم تکبیر

○ غیر اللہ کو پکارنے والے کی مثال

○ آل سعود کے عالم اسلام پر احسانات



محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالتھہر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام عبداللہ بن میاں روشن دین اور لقب ”محدث روپڑی“ ہے۔ آپ کو ”بڑے حافظ صاحب“ بھی کہا جاتا ہے۔ برصغیر کے چوٹی کے علماء حدیث میں سے ہیں۔ ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۷ء کبیر پور ضلع امرتسر (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے لکھو کے، سہارن پور، رام پور، میرٹھ، دہلی اور امرتسر کا سفر کیا۔ آپ کے معروف اساتذہ میں مولانا عبدالقادر لکھوی، سید عبدالجبار غزنوی، سید عبدالاول غزنوی، حافظ عبداللہ محدث غازی پوری اور مولوی محمد اسحاق منطقی شامل ہیں۔ حصول علم کے بعد آپ نے بائیس سال کا طویل عرصہ روپڑ ضلع انبالہ میں گزارا۔ اسی مناسبت سے آپ کو ”روپڑی“ کہا جاتا ہے۔ آپ کی ساری زندگی درس و تدریس اور دین حقہ کی نشرو اشاعت میں گزاری۔ آپ کے معروف تلامذہ میں مولانا عبدالجبار کھنڈیلیوی، حافظ اسماعیل روپڑی، حافظ عبدالقادر روپڑی، حافظ عبدالرحمن مدنی، حافظ ثناء اللہ مدنی، مولانا عبدالسلام کیلانی اور مولانا محمد صدیق سرگودھی شامل ہیں۔ آپ نہایت صالح، عابد و زاہد، صائم النہار، قائم اللیل اور ایک جید عالم دین تھے، قیام روپڑ کے دوران آپ نے نفث روزہ ”تنظیم اہل حدیث“ جاری کیا۔ بہت ساری کتابیں بھی لکھیں۔ قیام پاکستان کے وقت آپ کے خاندان کے سترہ افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی بہت بڑی لائبریری اور کئی ایک قیمتی مسودے بھی اسی حادثے کی نظر ہو گئے جن کا افسوس آپ کو عمر بھر رہا۔ حافظ صاحب کی بہت سی علمی تحریرات زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں جن میں فتاویٰ الہدایت، ارسال الیدین بعد الرکوع، تقلید اور علماء دیوبند، حکومت اور علماء ربانی، سماع موتی، توحید الرحمن، مودودیت اور اسلام وغیرہ شامل ہیں۔ حافظ صاحب نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء کو جمعرات کے دن لاہور میں وفات پائی اور اگلے روز نماز جمعہ کے بعد اسلامیہ کالج (ریلوے روڈ لاہور) کی گراؤنڈ میں حافظ محمد گوندلوی نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں گارڈن ٹاؤن کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

(بحوالہ: ہفتے کے دن اور انکا تعارف ص ۲۸۳)



چیف ایڈیٹر

محبی الرحمن سیاف

شمارہ نمبر 13

رجب 1436ھ
مئی 2015ء

چیف ایگزیکٹو

میان شعیب انجم

معاون ایڈیٹر

زاہد محمود نیازی، نقاری عثمان فاروقی

لیگل ایڈوائزر

توقیر احمد گل
(ایڈوکیٹ ہائی کوٹ)

سب ایڈیٹر

عبدالشکور فاروقی

مجلس مشاورت

مجلس ادارت

حافظ اسعد محمود سلفی ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا محمد مالک بھنڈر ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا عبدالمالک مجاہد ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا رحمت اللہ شاکر ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ عمران عریف ؒ (گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ سعید کلروی ؒ (گوجرانوالہ)

مولانا ریاض الرحمن ؒ (فورٹ عباس)

مولانا زہرا اہد ارشاد ؒ (وہاڑی)

مولانا ابو بکر طارق ؒ (کاگو مٹھی)

الشیخ عبدالستار حماد ؒ (میان چنوں)

مولانا عبد اللہ چشتی ؒ (بہاولنگر)

مولانا عبد القدوس (چشتیاں)

مولانا عبدالحی عابد ؒ (ملتان)

حافظ ادریس ضیاء ؒ (وہاڑی)

مولانا غلام اللہ ؒ (میلہ)

مولانا محمد رفیق طاہر ؒ (ملتان)

مولانا اقدس الہی ؒ (لاہور)

مولانا زبیر گورداسپوری ؒ (بورے والا)

مولانا اسماعیل عتیق ؒ (وہاڑی)

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل: فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadi.irc@gmail.com
جملہ کوائٹ پر پڑھنے کے لیے:
www.muhammadi-irc.blogspot.com

زرقاعون

ماہانہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے

خط و کتابت

محمد یحیٰ اسلامک ریسرچ سنٹر
جائزہ کھرا کالونی واہڈی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

مفت محمد حیات

فخری عمارت
0321-7592205
0306-8917086

نوٹ:

مجلہ اللہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔
ادارہ کا مضمون نگاری رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

سرکوشش منیجر

زہرا الرحمن جاسپوری
0313-2501221
062-2442916



اَثِیْنِہ مَضامِیْن

3	مجیب الرحمن سیاف	غیر اللہ کو پکارنے والے کی مثال	درس قرآن
5	ابو عبد الرحمن حاصل پوری	تجارت میں نیکی	درس حدیث
7	اشیخ عبد اللطیف	احکام مسائل	فقہ و فتاویٰ
9	محمد عظیم حاصل پوری	۲۸ مئی ۱۹۹۸ء یوم تکبیر	یوم دفاع
18	محمد عثمان اسماعیل سلفی	آل سعود کے عالم اسلام پر احسانات	انظہار تشکر
28	مجیب الرحمن سیاف	فضائل حرم مدنی	الفصائل
32	میاں شہباز شاکر	فون کرنے اور سننے کے آداب	تراشے

فہرست نمائندگان

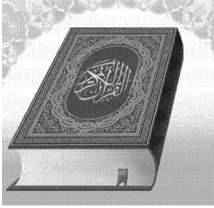
لاہور: مکتبہ اسلامیہ گوجرانوالہ: رانا ثناء احمد گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر
0321-7202700 0333-8124752 0302-8649227 042-37244973

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی رینالہ خور: محمد اشرف ڈوگر وزیر آباد: اسامہ اشرف ملتان: محمد رفیق طاہر
0321-7302283 03066284139 0345-4100060 03016550502

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد میلسی: مولانا یونس تبسم وہاڑی: عبد اللہ عزیزی
0302-4962353 0302-7724417 0333-7477737 0412631204

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری ہارون آباد: محمد عمران شاکر فورٹ عباس: ریاض الرحمن کچی والا: ابوالاسامہ ضیاء الرحمن
0302-4400210 03007435242 0301-4913321 03016570300

چشتیاں: قاری عثمان فاروق مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمن میلسی: مولانا ضیاء الرحمن
0302-6256749 03007851291 03369752963



غیر اللہ کو پکارنے والے کی مثال

محبب الرحمن سیاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اَنْدَعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْهَدَنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَيْرَانَ ، لَهُ اَصْحَابٌ يَدْعُوْنَهُ اِلٰی الْهُدٰی اَتَيْنَا قُلَّ اِنْ هٰدٰی اللّٰهُ هُوَ الْهُدٰی وَاَمِرْنَا لِلْاِنْسِلَامِ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانعام ۷۱)

”کہہ دیں کہ کیا ہم اللہ کے سوا انہیں پکاریں جو نہ ہمیں کوئی نفع دے سکیں اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکیں؟ اور کیا ہم اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائیں؟ مثل اس شخص کے جسے شیطان راہ بھلا دے اور وہ سرگشتہ و پریشان رہ جائے اس کے ساتھی اسے راہ راست کی طرف بلائیں اور کہیں کہ ہمارے ساتھ آ جا، تو کہہ دے کہ اللہ ہی کی ہدایت، ہدایت ہے ہمیں یہ فرمان ہوا ہے کہ ہم رب العالمین کے فرمانبردار بن جائیں“

مشرکوں نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ ہمارے دین میں آ جاؤ اور اسلام چھوڑ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا ہم تمہاری طرح بے جان و بے نقصان معبودوں کو پوجنے لگیں؟ اور جس کفر سے ہٹ گئے ہیں کیا پھر اسی پر لوٹ آئیں اور تم جیسے ہی ہو جائیں بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اب تو ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں صحیح راہ مل گئی ہے اسے بھلا کیسے چھوڑ دیں اگر ہم ایسا کر لیں تو ہماری مثال اس شخص جیسی ہوگی جو سیدھے راستے پر جا رہا تھا مگر راستہ گم ہو گیا شیطان نے اسے پریشان کر دیا اور ادھر ادھر بھٹکانے لگا اس کے ساتھ جو راستے پر تھے وہ اسے پکارنے لگے کہ ہمارے ساتھ مل جا ہم صحیح راستے پر جا رہے ہیں یہی مثال اس شخص کی ہے جو آنحضرت ﷺ کو جان اور پہچان کے بعد مشرکوں کا ساتھ دے۔ ابن



عباسؑ فرماتے ہیں یہ مثال اللہ تعالیٰ نے معبودانِ باطل کی طرف بلانے والوں کی بیان فرمائی ہے اور ان کی بھی جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک شخصِ راستہ بھولتا ہے، وہیں اس کے کان میں آواز آتی ہے کہ اے فلاں ادھر آ۔ سیدھی راہ یہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھی جس غلط راستے پر لگ گئے ہیں وہ اسے تھپکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی راستہ صحیح ہے۔ اب اگر یہ شخص مانے گا تو راہِ راست پر لگ جائے گا ورنہ بھٹکتا پھرے گا۔ اللہ کے علاوہ دوسروں کی عبادت کرنے والے اس امید میں ہوتے ہیں کہ ہم بھی کچھ ہیں لیکن مرنے کے بعد انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کچھ نہ تھے۔ اس وقت وہ بہت نادم ہوتے ہیں اور سوائے ہلاکت کے انہیں کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ یعنی جس طرح کسی جنگل میں کسی گمشدہ انسان کو جنات اس کا نام لے کر اسے آوازیں دیکر اسے غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں جہاں وہ مارا مارا پھرتا ہے اور بالآخر ہلاک اور تباہ ہو جاتا ہے، اسی طرح جھوٹے معبودوں کا پجاری بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے ہدایت کے بعد گمراہ ہونے کی مثال یہی ہے۔ جس راہ کی طرف شیطان اسے بلا رہے ہیں وہ تباہی اور بربادی کی راہ ہے اور جس راہ کی طرف اللہ بلا رہا ہے اور اس کے نیک بندے جس راہ کو بھٹا رہے ہیں وہ ہدایت ہے گو وہ اپنے ساتھیوں کے مجمع میں سے نکلے اور انہیں راہِ راست پر سمجھتا رہے اور وہ سنا تھی بھی اپنے تئیں ہدایت یافتہ کہتے ہیں لیکن یہ قول آیت کے لفظوں کے مطابق نہیں کیونکہ آیت میں موجود ہے کہ وہ اسے ہدایت کی طرف بلاتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ضلالت ہو؟ حیران پر زبر حال ہونے کی وجہ سے ہے۔ صحیح مطلب یہی ہے کہ اس کے ساتھی جو ہدایت پر ہیں، جب اسے غلط راہ پر دیکھتے ہیں تو اس کی خیر خواہی کے لئے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آ جا۔ سیدھا راستہ یہی ہے لیکن یہ بدنصیب ان کی بات پر اعتماد نہیں کرتا بلکہ توجہ تک نہیں کرتا بیچ تو یہ ہے کہ ہدایت اللہ کے قبضے میں ہے وہ جسے راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درس حدیث

تجارت میں نیکی

ابو عبد الرحمن حاصل پوری

آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ»

”اے تاجروں کی جماعت! بلاشبہ خرید و فروخت میں شیطان اور گناہ بھی موجود ہوتے ہیں اس لیے تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرتے رہا کرو۔“

جامع الترمذی ، البيوع (۱۲۰۸) صحیح

یہ رسول اللہ ﷺ کی تاجروں کو اک نصیحت ہے آپ ﷺ بسا اوقات بازار جا کر تاجروں کو وعظ و نصیحت کرتے اور اس میں تجارت کے حوالہ سے نیکی کا حکم جاری فرماتے، چند ایک مثالیں:

ایک روز آپ ﷺ نے خرید و فروخت کرنے والے لوگوں کو دیکھا تو انھیں مخاطب کر کے نصیحت فرمائی:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ»

”اے تاجروں کی جماعت! اللہ کے رسول کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔“

سارے لوگ آپ ﷺ کی متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ التُّجَّارَ يُّعْشُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ»

بلاشبہ تاجر قیامت کے دن فاجروں کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے مگر جس نے



اللہ کا تقویٰ (ڈر) اختیار کیا اور نیکی کی اور سچ بولا۔ (اسے اس طرح نہیں اٹھایا جائے گا بلکہ وہ انبیاء اور شہداء کے ساتھ ہوگا)۔

الترمذی، البیوع، (۱۲۱۰) ابن ماجہ (۲۱۴۶) صحیح الترغیب (۱۷۸۵)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوقِهِ أَنْ يَقْرَأَ
عَشْرَ آيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً».

”اے تاجرو کی جماعت! کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ جب وہ بازار سے واپس لوٹے تو دس آیات کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر آیت کے بدلہ میں نیکی لکھ دیں۔“

مجمع الزوائد الأذکار، باب ما يقول إذا دخل السوق وإذا رجع منه (۱۲۹/۱۰) رجالہ موثقون

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟“ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی (جس کی وجہ سے اندر تری ہے) آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ»

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

صحیح مسلم، الإیمان، باب قول النبی من غشنا فلیس منا (۱۰۲) والترمذی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ و فتاویٰ

احکام و مسائل



الشیخ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث)
جامعہ محمدیہ بہاولپور

س..... کیا عورت اور مرد کی نماز میں فرق ہے اگر ہے تو کن چیزوں میں نشاندہی فرمائیں۔؟

ج..... قرآن مجید میں خواتین کو خصوصی نماز کی تلقین کا حکم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾ . (طہ: ۱۳۲) ”اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو۔“ مزید فرمایا: ﴿وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ”اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔“ (الأحزاب: ۳۳)

نماز کی ادائیگی کرتے وقت خواتین کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے اس کے کہ عورت سر پر ڈوپٹہ ضرور لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔“ (الترمذی (۳۷۷)، صحیح) یعنی نماز کے دوران خواتین سر کے بال مکمل چھپا کر رکھیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں نے مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کے طریقے میں فرق کیا ہے کہ مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ فرق کسی بھی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں ہے اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ سخت ضعیف ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے پاس گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس میں مردوں والا نہیں ہے۔“

۱۔ یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ۲۔ یہ روایت منقطع بھی ہے۔ ۳۔ اس میں سالم راوی متروک بھی ہے۔ ۴۔ صحیح روایات کے خلاف بھی ہے۔ ۵۔ علامہ ابن الترمکانی حنفی نے اس



کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے دیکھیں الجوہر النقی علی السنن الکبری للبیہقی (۲/ ۲۲۳) اس کے متعلق صحیح روایات یہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ زمین پر بچھاتے اور نہ پہلوؤں سے ملاتے۔ (بخاری، الأذان، ۸۲۸)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے۔“ (بخاری، الأذان، باب سنة لا یفترش ذراعیہ فی السجود: ۸۲۲)

لہذا معلوم ہوا کہ جو سجدہ کا طریقہ مرد کا ہے وہی عورت کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے عورت کے لیے خاص سجدہ کے متعلق کوئی روایت صحیح ثابت نہیں لہذا جو خواتین زمین پر بازو بچھا کر سجدہ کرتی ہیں وہ خلاف سنت عمل کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں بعض لوگ ہاتھ اٹھانے یعنی رفع الیدین کرنے کی مقدار میں مرد اور عورت میں فرق کرتے ہیں کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں کندھوں تک یہ فرق بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ امام شوکانی رحمہ اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

”کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرتی ہو۔“ (نبیل الاوطار ۲/ ۲۱۴)

نیز بعض مرد اور عورت کے ہاتھ باندھنے کی جگہ کے متعلق بھی فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد ہاتھ زیر ناف باندھے اور عورت سینے پر جبکہ اس فرق کے ساتھ کوئی صحیح صریح روایت موجود نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ مرد اور عورت کو ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئے۔ سیدنا و اہل بن حجر رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھتے۔“ (ابن خزیمہ، الصلاة: ۱/ ۲۴۳، ۳۷۹) یہ روایت صحیح ہے بہت سے محدثین نے اسے صحیح کہا ہے۔ جبکہ زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت انتہائی ضعیف ہے اس کے متعلق علامہ عبدالحی لکھنوی نے حاشیہ ہدایہ (۱/ ۱۰۲) اور شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر شرح الہدایہ (۲۰۱) پر ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ علامہ ابن نجیم حنفی بحر الرائق شرح کنز الدقائق (۱/ ۳۲۰) میں لکھا ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ متعین کرنے والی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے سوائے ابن خزیمہ کی روایت کے جو اوپر گزر چکی ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوم دفاع



یوم تکبیر 28 مئی 1998ء

تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری

پاکستانی سائنس دانوں کی ٹیم کے رکن محمد ارشد نے ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو دو پہر تین بج کر سولہ منٹ پر چاغی کے مقام پر اللہ اکبر کانفرہ لگا کر ایٹمی دھماکے کے لیے بٹن دبا دیا۔ اور پوری دنیا تک پیغام پہنچا دیا کہ اب پاکستان بھی دنیا کا ساتواں ایٹمی طاقت والا ملک بن چکا ہے۔

آخر ایسا کیوں کر بنا پڑا کہ پاکستان جو امن و سلامتی کا ملک اور محبت و اخوت کا درس دینے والا ملک بارود اور بم بنانے پر مجبور کیوں ہو گیا ہے؟ یہ ایک لمبی داستان ہے میں آپ کو اس کا خلاصہ عرض کر دیتا ہوں۔

دنیا میں پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۹ء تک جاری رہی جس میں انسان انسان کا دشمن اور انسان نے ایک دوسرے کے لیے طرح طرح کے ہتھیار آزمائے۔ دنیا نے ۲۰ سال امن سے گزارے کہ ۱۹۳۹ء کو دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی ایک جانب جاپان، اٹلی اور جرمنی تو دوسری طرف برطانیہ، روس اور امریکہ تھے دونوں نے ۱۹۴۵ء تک خوب طاقت آزمائی اور انسانیت ماتم کناں ہو گئی۔ کروڑوں انسان موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔ ہر ایک اپنی طاقت منوانے اور دوسرے کو غلام بنانے کے چکر میں موت کا کھیل کھیلتا رہا۔ آخر اگست ۱۹۴۵ء کو امریکہ نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایک بم گرایا جس سے آناٹا شہر بلبے میں تبدیل ہو گیا۔ پھر دوسرے دن جاپان کے دوسرے شہر ناگاساکی پر امریکہ نے دوسرا بم گرایا تو وہ شہر مٹی کا ڈھیر بن گیا۔ جاپان، اٹلی اور جرمنی پریشان تھے کہ کونسا بارود استعمال ہوا ہے کہ سیکنڈوں میں شہر بلبے کا ڈھیر بن گیا ہے کہ کوئی نہ جانتا تھا کہ امریکہ نے کونسا بارود استعمال کیا ہے۔



اگلے دن امریکہ کے دارالحکومت سے اعلان ہوا کہ جاپان ہتھیار ڈال دے ورنہ اس کے ہر شہر پر یہی بم گرایا جائے گا۔ جاپان غلامی پر مجبور ہو گیا۔ جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ روس، برطانیہ اور چین اس تلاش میں لگ گئے کہ امریکہ کے سائنس دانوں نے کونسا بارود استعمال کیا ہے آخر یہ سب ایٹمی طاقت بن گئے یعنی پانچ ملک روس، برطانیہ، چین، امریکہ اور فرانس۔ پوری دنیا کے لوگ ان کی چالپوسی اور غلامی پر مجبور ہو گئے۔

دوسری جنگ عظیم ۱۹۴۵ء میں ختم ہو گئی اس وقت ہندوستان پر انگریزی سرکار برطانیہ قابض تھی۔ ہندوستان جس پر نو سو سال مسلمانوں نے حکومت کی تھی اپنوں کی غداری اور اللہ کی نافرمانی اور جہاد سے روگردانی کے عوض اپنی طاقت کھو بیٹھے اور انگریز سرکار کی ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت کی غرض سے یہاں آ کر مسلمانوں کو سازشوں کا شکار کر کے یہاں قابض ہو گئی۔

لیکن جلد ہی برطانیہ کے خلاف ہندو اور مسلم تنظیمیں اپنے اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے لگے جس کے نتیجے میں برطانیہ سرکار کو ہندوستان کو غلام رکھنا مشکل ہو گیا سرکار نے ہندوستان کو آزاد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

۳ جون ۱۹۴۳ء کو تقسیم ہندوستان کا اعلان ہوا جس کے نتیجے میں ہندو اور مسلم فسادات کھڑے ہو گئے۔ قتل و غارت اور عصمت دری کا بازار گرم ہو گیا۔ انسان حیوان بن گیا اور پھر جلد ہی مسلمان تنظیموں نے پاکستان کے وجود کی بنیاد رکھنے کا اعلان کر دیا جس کے نتیجے میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

تقسیم ہندوستان کے وقت اعلان ہوا تھا کہ ہندوستان کا ہر فرد اپنی مرضی سے پاکستان یا بھارت کے ساتھ مل سکتا ہے اور جہاں ہندو اکثریت ہے وہ بھارت سے الحاق کرے اور جس ریاست میں مسلمان اکثریت میں ہیں وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرے۔ مگر الحاق کی دستاویزات ابھی جاری ہی تھے کہ بھارت نے جموں و کشمیر میں اپنی فوج داخل کر دی اور ناحق قابض بن گیا جبکہ وہاں کی اکثریت مسلمانوں کی تھی۔



۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کشمیر میں اٹھنے والی آزادی کی تحریک اور پاکستان سے محبت کی وجہ سے ہوئی دونوں موقعوں پر بھارت کو منہ کی کھانی پڑی۔

۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۵ء کی ہزیمت کے بعد بھارت نے مشرقی پاکستان میں کھلی مداخلت کر کے ۱۹۷۱ء میں پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور مشرقی پاکستان کو الگ ملک بنگلہ دیش بنا دیا۔

بھارت نے پاکستان کو شکست دکھانے کے باوجود ۱۹۷۵ء میں راجستھان میں پہلا ایٹمی دھماکہ کر کے دنیا کا چھٹا ایٹمی طاقت والا ملک ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ امریکہ، روس اور اپنے آپ کو دنیا کی سپر پاور کہنے والے طاقتوں نے اس کے اس عمل کا کوئی نوٹس نہ لیا کیونکہ الکفر ملہ واحده ہوتے ہیں جبکہ اس کے برعکس عراق نے ایٹمی قوت حاصل کرنے کی کوشش کی تو امریکہ نے کھلی دہشت گرد کرتے ہوئے اس کے ایٹمی اثاثوں پر حملہ کر کے ایٹمی اثاثوں کو تباہ کر دیا۔

جبکہ بھارت نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ پاکستان اور کشمیر کے باہم تعلقات کو کبھی تسلیم ہی نہیں کیا اور کشمیریوں کی آواز کو ہمیشہ دبانے کی کوشش کی۔ بھارت نے ایک بار پھر پاکستانی عوام اور پاکستانی سائنسدانوں کو لالکارا اور یہ باور کرایا کہ پاکستان دفاعی پوزیشن میں انتہائی کمزور ہے کیونکہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو فتح کے نشے میں سرشار بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”یہ جو ہمیں فتح حاصل ہوئی ہے یہ ہماری افواج کی فتح نہیں ہے یہ ہماری حکومت کی فتح نہیں یہ ہمارے نظریے کی فتح ہے ہم نے ان (یعنی پاکستانی مسلمانوں) سے کہا تھا کہ ان کا نظریہ باطل تھا..... ہم نے ان کا نظریہ بحر ہند میں غرق کر دیا ہے۔“

پاکستان سے ہزاروں میل دور بلجیم کی لیوون یونیورسٹی میں ایک پاکستانی نوجوان کی ایمانی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ دوبارہ پھر مسلمان تقسیم ہند جیسی قربانیاں پیش کرے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ قوم اپنے دفاع نہ کرنے کی وجہ سے ہندو لالہ کی غلامی کرنے پر مجبور ہو جائے۔ یہ نوجوان



پاکستان کا ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خاں تھا جو خود پاکستان آیا اور اس عزم کے ساتھ کہ پاکستان کو مسلمانوں کا پہلا واحد ایٹمی طاقت والا ملک بناؤں گا۔ بلوچستان کے گرم اور شعلے اگلنے صحراؤں میں ڈھیر الگا کر اللہ پر توکل کر کے کام شروع کر دیا۔ اور پھر جلد ہی کامیابی حاصل کر لی۔

۱۳ مئی ۱۹۹۸ء کو دو فسطوں میں بھارت نے پھر پانچ یکے بعد دیگرے ایٹمی دھماکے کر دیے۔ اور دنیا کو یہ باور کرایا جانے لگا کہ پاکستان اس اہلیت کا حامل نہیں کہ وہ ایٹمی دھماکے کر سکے۔ ۷ دن گزر گئے اور پاکستان کی طرف سے مطالبات بڑھنے لگے آخر پاکستان کے حکمران میاں نواز شریف اور سائنس دانوں کی ٹیم نے فیصلہ کیا کہ دھماکے کر دیے جائیں اور پوری دنیا کو بتا دیا جائے کہ ہم اپنے ملک و قوم کا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور پھر ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو شام تین بج کر سولہ منٹ پر پوری قوم نعرہ تکبیر بلند کر کے خوشی منا رہی تھی کہ پاکستان نے بھی ایٹمی دھماکے کر کے دنیا کی ایٹمی طاقتوں والے ملکوں میں اپنا نام لکھوا دیا۔ بھارت اور پوری دنیا کا کافر انگشت بدنداں رہ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت آج تک گیڈر پھکتیاں تو دیتا رہا مگر پاکستان کی سرحد عبور کر کے اس کی طرف میلی آنکھ اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکا۔

یوم تکبیر کا پیغام

یوم تکبیر کا پیغام ہر مسلمان کے نام کہ اپنا، اپنی قوم کا اور ملک و وطن کا دفاع ہمیشہ مضبوط رکھو تاکہ دشمن کبھی بھی تمہاری طرف میلی آنکھ نہ دیکھ سکے۔ مقاصد جہاد میں ایک یہ بھی ہے کہ جب کافر مسلمانوں سے لڑنے کے لیے چڑھ دوڑے تو مسلمان بھی اپنے دفاع میں ان سے قتال کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا

يُحِبُّ الْمَعْتَدِينَ﴾ . (البقرة: ۱۹۰)



”اور تم اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑائی کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں اور تم زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

طاقت کے مطابق تیاری رکھو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ . (الأنفال: ۶۰)

”اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد ہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔“

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ .

”اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) قوت تیار رکھو۔“

پھر فرمایا:

أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمَىٰ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمَىٰ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمَىٰ .

”خبردار! قوت سے مراد نشانہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نشانہ بازی ہے خبردار

قوت سے مراد نشانہ بازی ہے۔“



مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث عليه.....: ۱۹۱۷ وأحمد: ۱۷۴۴۲

ایک تیرتین بندوں کو جنت میں لے جائے گا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا ایک اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب کی نیت رکھے دوسرا اسے دشمن پر پھینکنے والا اور تیسرا ترکش سے تیر نکالنے والے کو۔ تم تیر اندازی اور گھڑ سواری سیکھو مجھے تمہارا تیر اندازی کا سیکھنا تمہارے گھڑ سواری سے زیادہ محبوب ہے اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیر اندازی کو سیکھنے کے بعد چھوڑ دیا تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اس نے نعمت کی ناشکری کی“

ابوداؤد، الجہاد، باب فی الرمی (۲۵۱۳) صحیح و۔ مسند احمد (۳۵۴۳)

چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ سوق نامی جگہ پر باہم تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے آپ نے دیکھ کر فرمایا:

”اے اسماعیل علیہ السلام کے بیٹو! نشانہ بازی جاری رکھو تمہارا باپ بھی ماہر تیر انداز تھا۔“

نشانہ لگاؤ میں بھی فریقین میں سے فلاں گروہ کی طرف سے نشانہ لگانے میں شریک ہوتا ہوں۔

صحابی رسول ﷺ کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے گروہ والے رک گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ انھوں نے کہا آپ ہمارے مد مقابل ہیں ہم کیسے.....؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اچھا تیر اندازی جاری رکھو میں دونوں کے ساتھ ہوں۔“

البخاری، الجہاد، باب التحریض علی الرمی.....: ۲۸۹۹۔



وہ ہم میں سے نہیں ہے

ایک آدمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو تیر اندازی کرتے دیکھا تو کہا آپ کا جسم بھاری ہو گیا ہے اور آپ یہ نہایت دشوار کام کرتے ہیں تو انھوں نے فرمایا: یہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

”جو شخص تیر اندازی کا فن سیکھ کر پھر (اس پر مشق کرنا) چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔“

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث علیہ: ۱۹۱۹۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمینوں کو فتح کر دے گا اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی نصرتوں سے نوازے گا لہذا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز نہ رہے کہ اپنے تیروں سے کھیلے۔“

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث علیہ (۱۹۱۸)

غلام آزاد کرنے کے برابر اجر

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اسلام میں بڑھاپے کو پہنچا تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے نور ہوگا۔ اور جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا، دشمن کو لگایا نہ لگا اس کو ایک مومن کی آزادی کے برابر اجر دیا جائے گا وہ اس کے ایک ایک عضو کو جہنم سے بچانے کا ذریعہ ہوگا۔“

نسائی، الجہاد، باب ثواب من رمی بسهم فی سبیل اللہ (۳۱۴۷)

بہترین تیر انداز

سعد بہترین تیر انداز تھے جنگ احد میں کافر چڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ایک کافر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اسی طرح تیر اندازی کرتے رہو۔“



صحیح بخاری، المغازی، باب ((اذہمت طائفتان منکم ان تفشل.....
(۴۰۵۹) (۴۰۵۵) (۳۷۲۵) (۳۰۵۹) و مسلم (۶۲۳۵) والترمذی (۳۷۵۳)

گھوڑے تیار رکھو

میدان جہاد میں گھوڑوں کی بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت بیان ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد میں جانے والے گھوڑے کی قسمیں کھائی ہیں:

﴿وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا، فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا، فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا، فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا﴾ [العاديات: ۱ تا ۵]

”ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر (پتھروں پر نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں، پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں، پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں، پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔“

مسلم، الإمارة، باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة: ۹۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے اللہ پر ایمان اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد فی

سبیل اللہ کے لیے گھوڑا لے رکھا تو اس کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، سیراب ہو کر پانی

پینا، کھانا کھا کر لید کرنا اور پانی پی کر پیشاب کرنا (سب کا سب) قیامت کے دن

نیکیوں کے ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا۔“

بخاری، الجہاد، باب من احتبس فرسا في سبيل الله (۲۸۵۳)

سیدنا سلمہ بن نفیل کنڈی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا

ایک آدمی نے کہا:



”یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے جہادی ہتھیار اتار دیئے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب جہاد نہیں رہا اور جنگ نے اپنے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھوں نے جھوٹ بولا۔ ابھی تو جہاد و قتال شروع ہوا ہے اور میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اللہ ان کے لیے قوموں کے دل پھیر دے گا اور ان کو ان سے رزق عطا فرمائے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔“ نسائی، الخلیل (۳۵۹۱) صحیح

مئی ۱۹۱۴ء مدرز ڈے (ماؤں کا عالمی دن)

جولیا وارڈ نامی خاتون ممتاز شاعرہ عظیم مصور انسانی حقوق کی انتھک کارکن کی والدہ ۱۸۷۰ء میں مئی کے دوسرے اتوار فوت ہو گئی۔ وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی۔ اس نے ہر سال مئی کے دوسرے اتوار کو خاص اپنی امی کے نام موسوم کر لیا۔ اور سارا دن اسی کی یاد میں مناتی اور محبت کا اظہار کرتی اور آہستہ آہستہ یہ دن امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک میں رواج پانے لگا۔ اور اب یہ دن پوری دنیا میں مئی کے دوسرے اتوار کو قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ تو مغربی دنیا تھی کہ جس میں بوڑھے والدین سال بھر مدرزے اور مدرنگ سنڈے کو انتظار کرتے رہتے ہیں کہ کب وہ دن آئے کہ ہماری اولاد ہمیں اولڈ ہاؤس میں ملنے اور تحائف پیش کرنے آئے مگر اسلام اور اسلامی معاشرے میں ماں سے محبت کے لیے ہر طلوع ہونے والا دن ”مدرزے“ ہے۔

اترنے ہی نہیں دیتی مجھ پر کوئی آفت

میری ماں کی دعاؤں نے آسمان کو روک رکھا ہے

اللہ ہمیں اپنی ماؤں کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

[بحوالہ..... مدرز ڈے..... از قلم محمد عظیم حاصل پوری]



اس پر آشوب دور میں کہ جب ملت اسلامیہ کو مجموعی اور انفرادی طور پر اپنے اپنے ممالک میں مختلف چیلنجز کا سامنا ہے۔ نت نئے چیلنجز اور مشکل حالات میں مسلمان ممالک کے سربراہوں نے اپنی ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا دینے کے لیے جن لوگوں کا انتخاب کیا ہے وہ ان کے اپنے نہیں بلکہ ان کے ہر لحاظ سے دشمن ہیں۔ جہلاً تو ایک طرف علماء و عاملین بھی عظیم نفسکیم کی عملی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ بلاد اسلامیہ میں کئی ایک لہریں گردش میں ہیں اور درپردہ کچھ ایسی قوتیں بھی متحرک ہیں کہ جو نہ صرف ممالک اسلامیہ کو مزید افتراق و انتشار میں دیکھنا چاہتی ہیں بلکہ یہ قوتیں مسلمانوں کی باہمی نفرتوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حالات کی اس شورش کا رخ سرزمین ام القریٰ کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں۔ اصحاب الفیل کے ورثا آج بھی اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر پریشان ہی نہیں بلکہ انگشت بدنداں بھی ہیں دوسری طرف ہمارے درمیان کچھ لوگ مسلکی تعصب کو ہوادے کر وہ کردار ادا کر رہے ہیں کہ جن کو دیکھ کر قرآن مقدس کے الفاظ یاد آ جاتے ہیں۔ ہم للکفریو مئذاقرب منهم للایمان کہیں آل سعود کو دہشت گردی کے پشتی بان قرار دیا جا رہا ہے تو کہیں امریکی ایجنٹ۔ ان حالات میں دل چاہا کہ ان دہشت گردی کے پشتیان اور امریکی ایجنٹوں کی کچھ کارنامے قارئین کی خدمت میں پیش کروں۔

مسلم ممالک کے مابین تنازعات میں آل سعود کا کردار

شاہ فیصل مرحوم وہ پہلے سعودی حکمران ہیں جنہوں نے اتحاد امت میں اہم کردار ادا کیا اس لیے بات کا آغاز انہی سے کرتا ہوں۔

۱۔ افریقہ کا صحرا جسے صحرائی یا صحرائے اعظم بھی کہا جاتا ہے جس کا رقبہ امریکہ مجموعی رقبے کے قریب



ہے یہ صحرا 90 لاکھ مربع کلومیٹر یعنی 35 لاکھ مربع میل پر محیط ہے۔ قدرتی نعمتوں کی فراوانی سے یہ صحرا مالا مال ہے جن میں سب سے بڑی تیل کی دولت ہے اسی صحرا میں 23 لاکھ 81 ہزار 7 سو 40 مربع کلومیٹر پر ایک مسلم ملک الجزائر آباد ہے اسی الجزائر کی مغربی سرحد پر ایک اور اسلامی ملک 4 لاکھ 46 ہزار 5 سو 50 مربع کلومیٹر آباد ہے جسے مراکش کہتے ہیں ان کی باہمی سرحدیں آپس میں متنازعہ ہیں جس کی وجہ سے کئی ایک مرتبہ حالات کافی سنگین نوعیت بھی اختیار کر چکے ہیں۔ مرحوم شاہ فیصل کے دور میں اسی طرح حالات کی کشیدگی عروج پر تھی مگر یہ آل سعود کا ہی کارنامہ ہے کہ جس نے ان ممالک کو کشیدگی سے بچائے رکھا۔

- ۲۔ ایران اور اس کے ہمسایہ عرب ممالک کے مابین کشیدگی اور اختلاف دور کروانے میں بھی شاہ فیصل مرحوم کا کلیدی کردار ہے کہ جنہوں نے ان ممالک کے مابین اختلاف کو ختم کرایا۔
- ۳۔ یمن اور مصر کے درمیان کئی ایک مسائل پر متنازعہ تھا جن کو شاہ فیصل مرحوم نے حل کرایا۔
- ۴۔ شام اور عراق کے مابین پانی کا تنازع شدت پکڑ رہا تھا اس کو شاہ فیصل نے ختم کیا۔
- ۵۔ بعض وجوہات کی بنا پر ترکی اور سعودی تعلقات خراب تھے شاہ فیصل پہلے سعودی حکمران ہیں کہ جنہوں نے اگست 1966ء کو ترکی کا دورہ کیا۔ ترکی اور سعودیہ کو قریب کیا۔
- ۶۔ 1962ء میں شاہ فیصل مرحوم نے رابطہ عالم اسلامی کی بنیاد رکھی جس کا مقصد مسلم ممالک کے مسائل حل کرنا ہے۔

۷۔ اگرچہ یہ تمام کام اپنی اپنی جگہ پر قابل تحسین ہیں مگر ان سب کے باوجود شاہ فیصل مرحوم امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر دیکھنا چاہتے تھے اس مقصد کی خاطر اپریل 1965ء میں حج سے فارغ ہونے کے بعد شاہ فیصل مرحوم نے مختلف مسلم ممالک کے دورے کرنے کا پروگرام بنایا چنانچہ 8 نومبر 1965ء کو شاہ مرحوم سب سے پہلے ایران کے دورے پر پہنچے۔ اسکے بعد یک بعد دیگرے اردن، سوڈان، پاکستان، ترکی، مراکش، گنی، مالی اور تیونس کے دورے کیے۔ اور مسلم حکمرانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی کوششیں کرتے رہے۔ مگر اگست 1969ء میں جب یہودیوں کی جانب سے مسجد اقصیٰ کو آگ لگوائی گئی تو پھر مسلم ممالک کو شاہ فیصل کی سوچ سمجھ میں آئی۔ چنانچہ 22 تا 25 ستمبر



1969ء کو پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس مراکش کے دار الخلافہ رباط میں منعقد ہوئی۔ اس پلیٹ فارم کو مضبوط کرنے کے لیے شاہ فیصل مرحوم کا کردار اتنا اہم تھا کہ انہوں نے خود سے فنڈ دے کر غریب مسلم ممالک میں اس کانفرنس کا انعقاد کیا۔ پاکستان میں جب اسلامی سربراہی کانفرنس ہوئی تو اس کا بھی سارا خرچ شاہ فیصل مرحوم نے اٹھایا۔

عالمی کفر کے مقابلے پر مسلم ممالک کی ہمایت میں آل سعود کا کردار

جب بھی اہل کفر نے کسی مسلم ملک کو تہہ وبالا کیا یا کسی مسلم کے حوالے سے ایسے عزائم بنائے تو آل سعود ہر ممکن کوشش کے ساتھ اس ملک کی مدد کی۔ تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔

۱..... نہر سویز کے معاملے میں مصر کی حمایت: یورپ اور جنوبی مغربی ایشیا کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کے لیے انیسویں صدی میں نہر سویز کا منصوبہ بنا جس کی تعمیر کا تخمینہ بیس کروڑ فرانک تھا۔ مگر تعمیر پر 88 کروڑ 41 لاکھ 96 ہزار فرانک خرچ آیا یہ محض ایک نہر کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ اس آبی راستے کی تاریخ ہے کہ جو بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم سے ملانے کا اہم ذریعہ ہے۔ 101 میل لمبی اور 196 فٹ 10 انچ چوڑی 33 فٹ گہری یہ نہر کہ جس سے مغربی ممالک کے مفادات وابستہ تھے مگر 26 جولائی 1956ء کو جب مصری صدر جمال عبدالناصر نے جب نہر سویز کو مصری ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا تو نہ صرف مغربی ممالک بلکہ اسرائیل میں بھی تہلکہ مچ گیا۔ چنانچہ اسرائیل کی شہ پر برطانیہ اور فرانس نے 29 اکتوبر 1956ء کو مصر پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس حملے میں 45 ہزار برطانوی اور 34 ہزار فرانسیسی فوجیوں کے ساتھ ساتھ 1 لاکھ 75 ہزار اسرائیلی فوجیوں نے بھی حصہ لیا اس حملے کے نتیجے میں 650 مصری فوجی شہید اور 2000 ہزار قید میں چلے گئے۔ مگر اس نازک مرحلے پر شاہ فیصل مرحوم نے مصر کی بھرپور تائید اور حمایت کی۔

۲..... شش روزہ جنگ جسے جنگ جون کہا بھی جاتا ہے 1967ء میں اسرائیل نے جون کے پہلے ہفتے میں بغیر کسی اعلان جنگ کے مصر پر حملہ کر دیا اس جنگ میں 21 ہزار عرب فوجی شہید اور 45 ہزار زخمی



ہوئے اور 6 ہزار عرب فوجیوں کو اسرائیل نے قیدی بنالیا اور 4 سو سے زائد عرب افواج کے طیارے تباہ ہوئے نیز یہ کہ غزہ فلسطین اور جزیرہ نماسینا کا 24 ہزار مربع میل علاقہ اسرائیل کے قبضہ میں چلا گیا۔ (عرب افواج پر یہ حملہ اتنا ہنگامی تھا کہ عرب افواج نے پاکستان فوج سے مدد کی درخواست کی چنانچہ ایک درجن پائلٹ عرب ممالک میں پہنچے پاکستانی ہوابازوں نے اردن، مصر، عراق سے اڑان بھرتے ہوئے تین اسرائیلی جنگی طیاروں کو بھی گرایا اور اسرائیلی زمینی افواج کو ٹھیک ٹھیک نشانہ بنایا۔) اس جنگ کے نتیجے میں نہر سوز بند ہو گئی۔ جس کی سالانہ آمدن مصر کو ساڑھے 9 کروڑ ڈالر تھی۔ نیز جزیرہ نماء سینا کے اسرائیلی قبضے میں چلے جانے سے مصرتیل کے چشموں سے محروم ہو گیا۔ چنانچہ مصر کی معاشی حالت خطرے کے الارم بجانے لگی (اگست 1967ء میں عرب سربراہان کانفرنس میں شاہ فیصل مرحوم نے مصری صدر جمال عبدالناصر کو گلے بھی لگایا۔ اور مزید اپنی حمایت اور تعاون کا بھرپور یقین دلویا۔) چنانچہ اس حالت میں شاہ فیصل مرحوم نے لیبیا اور کویت کو ساتھ ملا کر مصر کو سالانہ ساڑھے 9 کروڑ ڈالر کی امداد کی۔ آئندہ سال پھر اتنی ہی امداد مصر کو ان ممالک کی طرف سے دی گئی۔ جس نے مصر کی معیشت کو دیوالیہ ہونے سے بچایا۔

۳..... جنگ یوم کپور اکتوبر 1973ء میں یہ جنگ اس بنا پر شروع ہوئی کہ اسرائیل افواج نہر سوز کی بحالی میں رکاوٹ بنی ہوئی تھیں چنانچہ عرب افواج نے اسرائیل افواج پر حملہ کیا جنگ یوم کپور میں 16 پاکستانی پائلٹس نے بھی حصہ لیا اور 21 طیاروں میں پروازیں کیں پاکستان کے فلائٹ لیفٹیننٹ اے ستارعلوی نے سب سے پہلے اسرائیلی میراج طیارہ گرایا۔ چنانچہ انہیں شامی حکومت کی جانب سے اعزاز بھی ملا۔ اسکے علاوہ پاکستانی ہوابازوں نے 4 اسرائیلی نے ایف فینٹم طیارے بھی تباہ کر دیے اور اسرائیلی توپ خانے کو بھی زبردست نقصان پہنچایا۔ اس طرح مصری افواج نے 16 اکتوبر 1973ء کو مشرقی ساحل پر اسرائیلی افواج کو تھس نہس کر دیا۔ جنگ یوم کپور میں امریکی منافقت کا کردار کھل کر سامنے آ گیا امریکہ براہ راست تو سامنے نہ آیا مگر امریکہ کا ایک طیارہ بردار بحری جہاز جزیرہ نماء سینا کے شمال میں بحرہ روم میں ہر طرح سے لیس موجود تھا۔ اس کے راڈاروں نے نہ صرف اسرائیل کا دفاع کیا بلکہ امریکی طیاروں نے ہزاروں اسرائیلی کمانڈوز کو مصر میں پورٹ سعید



کے پاس اترنے میں مدد فراہم کی (اگر اس جنگ میں امریکہ اسرائیل کی پشت پر نہ ہوتا تو فلسطین کا قضیہ حل ہو جاتا) امریکی منافقت پر احتجاجاً شاہ فیصل مرحوم نے جرأت مندانہ کردار ادا کرتے ہوئے اکتوبر 1973ء سے مارچ 1974ء تک امریکہ اور مغربی ممالک کو تیل کی فراہمی بند کر دی۔ جس کی وجہ سے ان ممالک میں تیل کی قیمت یکدم 12 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر ساڑھ ڈالر فی بیرل تک ہو گئی۔ فرانس کو شدید ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہالینڈ کو بھی تیل کی فراہمی بالکل بند کر دی گئی۔ کیونکہ ہالینڈ نے جنگ یوم کپور میں اسرائیل کے دفاع کے لیے امریکی ایئر فورس کو ایک ایئر بیس فراہم کی تھی۔ خلاصہ یہ کہ شاہ فیصل مرحوم کا ایک جرأت مندانہ اور دلیرانہ اقدام تھا۔

۴..... 1965ء پاک بھارت جنگ میں ہمارے وفا معشوق امریکہ کہ جس کے ساتھ ہمارے دفاعی معاہدے بھی تھے مگر عین ان حالات میں کہ جب پاکستان کو امداد کی ضرورت تھی اس نے ہماری امداد بند کر دی۔ مگر آل سعود کو امریکی ایجنٹ کہنے والوں کے لیے شاید یہ خبر دھچکے کا باعث ہو کہ جب امریکہ بھی ہمارے کام نہ آیا تو یہ آل سعود ہی تھی جنہوں نے 9 ملین ڈالر سے پاکستان کی امداد کی۔ ۵۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد 1998ء میں جب بھارت کی گیدڑ بھکیوں کے جواب میں پاکستان نے پانچ ایٹمی دھماکے کیے تو پاکستان کو عالمی دباؤ کی وجہ سے شدید پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا ان حالات میں جب کہ وطن عزیز کو کئی ایک معاشی چیلنجز درپیش تھے تو ان حالات میں بھی آل سعود ہی تھے کہ جنہوں نے متواتر تین سال تک پاکستان کو مفت تیل کی سپلائی دے کر پاکستانی معیشت کو سہارا دیا۔

مقبوضہ مسلم ممالک اور سعودی عرب

مقبوضہ مسلم علاقوں میں سب سے زیادہ اہمیت فلسطین کے مسئلے کی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فلسطینی قوم پر ہونے والے ظلم کو عالمی برادری کے سامنے عیاں کرنے میں کسی کا کردار ہے تو صرف سعودی عرب کا۔ اس کا اول کریڈٹ تو شاہ فیصل مرحوم کو جاتا ہے کہ اگست 1969ء میں جب مسجد اقصیٰ میں آگ لگائی گئی تو شاہ فیصل مرحوم نے اس واقعہ کو عالمی توجہ کا مرکز بنایا۔ اسی طرح فلسطین کی آواز کو موثر بنانے اور اسرائیل کی پوزیشن کو کمزور کرنے کے لیے افریقہ میں بسنے والے غیر مسلم



ممالک کو بھی سعودی حکمران شاہ فیصل کے دور سے بڑی تعداد میں فنڈنگ کر رہے ہیں تاکہ مشکل وقت میں یہ ممالک غیر مسلم ہونے کے باوجود فلسطین کے حق میں اخلاقی طور پر حمایت جاری رکھیں۔ اسی طرح 2010ء میں جب اسرائیل نے فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کیا تو سعودی عرب کی کوششوں سے فوراً ہنگامی سطح پر عرب لیگ کا اجلاس 26 مارچ 2010ء کو منعقد ہوا جس میں عرب لیگ کی طرف سے فلسطینی عوام کے لیے 500 سولین ڈالر منظور ہوئے۔ سعودی حکمرانوں نے ہر ممکن طریقے سے فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کا ساتھ دینے کی کوشش کی ہے۔ اسکا مبین ثبوت یہ ہے کہ سعودی حکمرانوں نے ریلیف آف فلسطین کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا ہے جس کی ابتدا 40 ملین ڈالر سے کی گئی۔ 2010ء میں جب اسرائیل نے غزہ اور فلسطین پر شدید بمباری کی تھی تو ان حالات میں شاہ عبداللہ مرحوم وہ پہلے مسلم حکمران تھے کہ جنہوں نے فوراً 20 کروڑ ڈالر فلسطینی عوام کے لیے جاری کیے تھے (یہاں پر یاد رہے کہ یہ وہ حالات تھے کہ جب ہمسایہ ملک مصر نے فلسطینی پناہ گزینوں پر اپنے تمام راستے بند کر دیے تھے۔)

اسی طرح مقبوضہ مسلم علاقوں میں ایک اہم نام بوسینیا کا بھی ہے جس میں اب تک 8 ہزار 6 سولاشیں صرف شناخت کی جاسکیں ہیں جب ہزاروں ابھی باقی ہیں 1992ء میں جب سرب افواج نے بوسینیا کے مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالے تو شاہ عبداللہ مرحوم نے ذاتی طور پر 50 ملین سعودی ریال سے ایک ادارہ بوسینیا کے مسلمانوں کے ریلیف کے لیے قائم کیا اور جس کا سربراہ اس وقت کے گورنر ریاض کو مقرر کیا گیا اور یہ بھی یاد رہے کہ سرب افواج کے ٹینکوں کو پرچوں میں اڑانے کے لیے بوسینیائی مسلمانوں کو سنٹر مزنائل بھی سعودی حکمرانوں نے ہی مہیا کیے تھے۔

مقبوضہ مسلم علاقوں یا جہاں مسلمانوں کو اقلیت سمجھ کر ان پر ظلم کیا جاتا ہے ان علاقوں میں سعودی کردار کو سمجھنے کے لیے مثال برما (روہنگیا) کے مسلمانوں کی ہے۔ ابھی حال ہی میں جب برمی مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھایا گیا اور جس برے انداز سے مسلمانوں کی نسل کشی کی گئی یہ ایک بدترین سفاکیت کی مثال تھی۔ ان حالات میں شاہ عبداللہ مرحوم نے برمی مسلمانوں کے لیے فوری طور پر 50 ملین ڈالر کی امداد جاری کی۔ اور عالمی سطح پر اس کو ظلم کی بدترین مثال قرار دیا۔

اسی طرح عالمی برادری کی توجہ مظلوم مسلمانوں کی طرف کروانے میں بھی سعودی عرب نے اہم کردار ادا کیا اور اس مقصد نے سعودی عرب 23 ملین ڈالر کی خطیر رقم یو، این، او کو ادا کرتا رہا تاکہ وہ اپنی توجہ غریب اور مظلوم مسلمان علاقوں کی طرف کریں۔ مگر یو، این، او جو ہمیشہ مسلمانوں کے لیے ٹرائے کا گھوڑا ثابت ہوئی ہے اس کی منافقانہ پالیسی سے تنگ آ کر سعودی عرب نے یو، این، او کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ سعودی حکومت کی طرف سے جدہ یونیورسٹی میں ایک مستقل شعبہ قائم کیا گیا ہے کہ جہاں صرف غریب اور مظلوم مسلم علاقوں کے مسائل پر ریسرچ ہوتی ہے۔

غریب مسلم ممالک اور سعودی عرب

دنیا میں انتہائی غربت میں بسنے والے لوگ 24 فی صد تعداد میں ہے جو قریباً مسلم علاقوں میں بسنے والے مسلمان ہی ہیں تینیس، تنزانیہ، نائجیریا، کینیا، گانا، ساؤتھ افریقہ، مالی، مراکش، افغانستان یہ نو ممالک دنیا میں انتہائی غریب شمار ہوتے ہیں ان ممالک کے بارے میں سعودی حکومت کا کردار اور دیگر غریب مسلم ممالک کے حوالے سے یہ ہے کہ سعودی حکومت تیل کی فری امداد ان ممالک کو دیتی ہے تاکہ یہ معاشی طور پر مستحکم ہوں نیز ویزا پروجیکٹ کی مدد بھی سعودی حکومت ان ممالک کو کافی سپورٹ کرتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ان ممالک کے افراد کو لیبر کے طور پر سعودی عرب میں ملازمتیں دی جاتی ہیں تاکہ ایک کثیر زر مبادلہ کے ذریعے ان ممالک کو معاشی استحکام حاصل ہو۔ مثال کے طور پر جب سقوط پاکستان کا سانحہ ہوا تو بنگالی جن دلفریب نعروں کے فریب میں آ کر نیا دیس لینے کے درپے تھے وہ تو پورے نہ ہوئے بلکہ بنگلہ دیش کو کافی خطرات لاحق تھے ان حالات میں سعودی عرب نے بنگالی مسلمانوں کو ویزے جاری کیے تاکہ وہ باہر سے زر مبادلہ اپنے ملک میں بھیجیں ابھی بھی سعودی عرب میں بنگالی 2.8 ملین کی تعداد میں ہیں (سقوط ڈھاکہ کے بعد پاکستان نے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا تھا مگر ایک عرصے سعودی عرب نے بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کیا تھا) اسی طرح برمی مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے جب برمی مسلمانوں پر ظلم ہوئے تو شاہ عبداللہ



مرحوم نے برمی مسلمانوں کے لیے فوری طور پر اڑھائی لاکھ ویزے جاری کیے۔ اس کے علاوہ بھی مجموعی طور پر مسلم ممالک میں سے 35 مسلمان ملک ایسے ہیں کہ جہاں مختلف منصوبوں کی مد میں سعودی حکومت نے 80 ارب ڈالران ممالک کو فراہم کیے ہیں۔

وطن عزیز پاکستان کو بھی مختلف شعبہ جات میں سعودی عرب نے ہمیشہ مخلصانہ تعاون کیا۔ مثلاً سٹیل مل کی مد میں، ایٹمی پروگرام کی مد میں، 1969ء میں پاکستان ایئر فورس کو جہازوں کی مد میں سعودی عرب نے تعاون کیا۔ سعودی فضائیہ کو برطانیہ فضائیہ تربیت دیتی تھی مگر 1967ء میں جب پاکستان اور سعودی عرب فوجی تعاون کا معاہدہ ہوا تو سعودی عرب نے کمال دوستی کا اظہار کرتے ہوئے اپریل 1968ء کو تمام برطانوی ہوا بازوں کو رخصت کر دیا اور پاکستانی فضائیہ کو اپنی فضائیہ کی تربیت کے لیے مقرر کیا۔ حالیہ دور میں بھی ملک کو معاشی استحکام دینے کے لیے ڈیڑھ عرب ڈالر کا تحفہ سعودی عرب حکومت نے پاکستان کو دیا۔

آفات اور مصیبتوں میں سعودی حکومت کا کردار

1973ء میں جب پاکستان میں شدید ترین سیلاب آیا تو سعودی عرب نے وسیع پیمانے پر پاکستان کی امداد کی۔ 1975ء میں سوات زلزلے کے بعد ایک کروڑ ڈالر امداد سعودی عرب نے جاری کی۔ اسی طرح ستمبر 1979ء میں جب روس افغانستان آبیٹھا تو افغان مہاجرین آباد کرنے کے سلسلے میں پاکستانی حکومت کو شدید مشکلات کا سامنا تھا چنانچہ سعودی عرب نے پاکستان کو 35 ملین ڈالر فراہم کیے۔ 1990ء میں گجرات انڈیا میں ایک تباہ کن زلزلہ آیا جس میں سعودی عرب نے انڈیا گورنمنٹ کو بہت بڑی امداد سے نوازا۔

اکتوبر 2005ء میں جب وطن عزیز کو ایک تباہ کن زلزلے کا سامنا کرنا پڑا تو اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق اس تباہ کن آفت سے نمٹنے کے لیے فوری طور پر 95 ملین ڈالر درکار تھے مگر ہمارے وہ محسن کہ جن کی دوستی کی خاطر ہم نے اپنے ملک کی سلامتی داؤ پر لگا دی ان کی طرف سے صرف 1.5 ملین ڈالر کی امداد ہمارے کشکول میں پھینک دی گئی۔ ان حالات میں سعودی عرب نے نہ صرف سرکاری سطح



پر بلکہ عوام سطح پر بھی جس محبت کا ثبوت فراہم کیا وہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا۔ مرحوم شاہ عبداللہ کے حکم پر فضائی راستے سے متاثرین زلزلہ کے لیے امداد شروع کی گئی جس میں 56 سعودی طیاروں نے حصہ لیا۔ مانسہرہ میں شاہ عبداللہ مرحوم کے حکم پر ایک سعودی فیلڈ ہسپتال کا قیام عمل میں آیا جو پاکستانی حکومت کو تحفہ میں بمعہ مشینری دے دیا گیا اور جس سے سعودی عرب خرچے پر 10 لاکھ متاثرین کا علاج کیا گیا۔ ابھی حال ہی میں افریقی ممالک میں ایبولا وائرس کی وبا پھیلی تو ان علاقوں کے غریب ممالک اور خصوصی طور مسلم ممالک کو سعودی حکومت کی طرف سے ایبولا وائرس سے نمٹنے کے لیے 25 ملین ڈالر کی امداد دی گئی۔

تعلیمی میدان میں سعودی عرب کا کردار

تعلیمی میدان میں بھی سعودی حکمرانوں کی خدمات قابل تحسین ہیں شاہ فیصل مرحوم سے لے کر اب تک مختلف غریب مسلم ممالک میں دنیاوی تعلیمی میدان میں تعاون کے لیے سعودی حکومت 824 ملین ڈالر سے زیادہ خرچ کر چکی ہے۔ دینی تعلیم غیر مسلم ممالک تک پہنچانے کے لیے اب تک سعودی حکومت کی طرف سے 1359 مساجد کا جال بچھایا گیا جن پر 956 ملین ڈالر کی لاگت آئی۔ بقول شاعر:

ہوئی آذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

غیر عرب ممالک میں بھی جو ادارے نجی طور پر دین اسلام کی تعلیم و تبلیغ میں مصروف عمل ہیں ان کو سعودی امداد 14 سو سے لے کر 15 سو ملین ڈالر تک ہے۔ یہاں پر ایک الزام سعودی ایک خاص فرقے (سلفیت) کو سپورٹ کرتا ہے ان کو غور کرنا چاہیے کہ انڈیا میں دارالعلوم دیوبند کن ساسنی ادارہ ہے مگر سعودی حکومت ان کو فنڈنگ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ سعودی عرب میں سرکاری سطح پر 15 سو مساجد ہیں جہاں سعودی شہریوں کے علاوہ بہت سے مسلم ممالک کے افراد امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ جن کی تنخواہیں سعودی حکومت کے ذمے ہیں۔ اسی طرح سعودی عرب 202 سرکاری کالج اور 2 ہزار سرکاری سکولز ہیں کہ جن میں مختلف مسلم ممالک کے ہزاروں بچے



زیر تعلیم ہیں۔ جن کا خرچ سعودی حکومت برداشت کرتی ہے۔ اسی طرح عرب لیگ کو جدید بنانے کے لیے اوریسٹ کا مقابلہ کرنے کے لیے خواتین کی سب سے بڑی یونیورسٹی بنائی گئی ہے۔

قارئین کرام! یہ انتہائی مختصر احسانات ہیں جن کا میں نے جائزہ لیا ہے حقیقت یہ ہے کہ آل سعود کے کارنامے پڑھ اور سن کر عباسی شاعر بشار بن برد کا وہ شعر یاد آ جاتا ہے:

يا قوم اذنى لبعض الحى عاشقة والاذن تعشق قبل العين احيانا

”میری قوم میرے کان ایک قبیلے کے عاشق ہیں اور کبھی کبھی آنکھوں کے دیکھنے سے پہلے کان عاشق ہو جاتے ہیں۔“

بہر حال آل سعود کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے میں ان الفاظ پر اختتام کرتا ہوں

سلامی علی نجد و من حل فی نجد وان كان تسليمي على البعد لا يجدى

نجد اور اہل نجد پر میرا سلام اگرچہ دوری مسافت سے میرا سلام وہاں نہیں پہنچ سکتا

کیم مئی، مزدور اں کا عالمی دن

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَّمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أُعْطِيَ بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ))

”میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا حریف اور مد مقابل ہوں گا ایک وہ جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر توڑ دے، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا، کام پورا لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔“

بخاری، البيوع، باب إثم من باع حرا (۲۲۲۷) وابن ماجہ (۲۴۴۲)

[انتخاب..... زیر الرحمن حاصل پوری]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الفصائل

فضائل حرم مدنی

تحریر: محیب الرحمن سیاف

مدینہ منورہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا پیارا شہر ہے جس میں آپ ﷺ نے زندگی کے حسین لمحات بسر کئے تھے جس کی ہر چیز سے آپ کو محبت تھی وہ وادیاں تھیں یا پہاڑ وہاں کے انصار تھے یا مہاجر ہر ایک سے محبت ایسی کہ مثال دینا مشکل ہے اسی شہر اور شہر کے باسیوں سے محبت ایمان کا حصہ ہے زندگی کے آخری ایام میں انہی سے حسن سلوک اور محبت کی آپ ﷺ نے تلقین فرمائی تھیں اسی بستی کے چند ایک فضائل قارئین کی نظر کئے جاتے ہیں:

۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(أَمَرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقَرْيَ، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي

النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبْتَ الْحَدِيدِ))

”مجھے ایسے شہر جانے کا حکم دیا گیا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا، منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے اور برے لوگوں کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح بھٹی

لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“ بخاری، الحج (1871) و مسلم: (1382)

۲..... حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ:

”ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے شدید بخار آ گیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کر دیا، پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کیا پھر وہ باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی

کو رہنے دیتا ہے۔“ بخاری: الأحکام باب بیعة الأعراب 7209-

۳..... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ:

”ہم مدینہ آئے تو وہاں بخاری کی وبا آئی ہوئی تھی تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیماری دیکھی تو فرمایا اے اللہ جیسا کہ تو نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب بنایا مدینہ کو بھی ہمیں محبوب بنا بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے اور مدینہ کو صحت کی جگہ بنادے اور ہمارے لئے مدینہ کے صاع میں اور ان کے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کے بخار کو جھٹھ کی طرف

پھیر دے۔“ مسلم: الحج باب فضل المدينة (1376)

۴..... عبد اللہ بن زیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے لئے دعا کی، میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لئے دعا کی جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی۔“ بخاری 2129 -

۵..... ابراہیم علیہ السلام کی دعا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرة: 126)

”اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب! اس (جگہ) کو ایک امن والا شہر بنادے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے، جو ان میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ فرمایا اور جس نے کفر کیا تو میں اسے بھی تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف بے بس کروں گا اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔“

۶..... مدینہ میں رہائش رکھنا بہتر ہے

سفیان ابن ابی زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

”ملک یمن فتح ہوگا، ایک جماعت سواری کے جانوروں کو ہانکتی ہوئی آئے گی اور وہ لوگ اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کا کہنا مانیں گے لا کر لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اور ملک شام فتح ہوگا تو ایک جماعت سواری کا جانور ہانکتی ہوئی لائے گی اور وہ اپنے گھر والوں کو جو ان کی باتیں مانیں گے ان کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا۔“ بخاری 1875 و مسلم: (1388)

۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

(مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَ وَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

”جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا تو میں اس کے لئے سفارش کروں گا یا قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔“ مسلم: (1377)

۸..... عَجْوہ کھجور کی برکت

عمر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

”جو آدمی ہر صبح کو سات عجْوہ کھجوریں کھالے تو اس دن کوئی زہر اور جادو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“ بخاری 5445 و مسلم: (2047)

۹..... دین اسلام کا مرکز

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

(إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا))

”اسلام کی ابتدا غربت کی حالت میں ہوئی اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یہ (اسلام) ابتداء کی



طرح غربت کی حالت میں ہو جائے گا اور وہ سمٹ کر دو سجدوں میں آ جائے گا جیسا کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوارخ میں چلا جاتا ہے۔“

مسلم، الإیمان، باب بیان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، (146)

۱۰..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) بخاری: 7300 -

”مدینہ کے غیر سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی (بدعت کی) تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی نہ کوئی فرض عبادت اور نہ نفل عبادت مقبول ہوگی۔“

۱۱..... مدینہ اور اہل مدینہ کی حفاظت

عائشہ بنت سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔“ بخاری، الحج، باب إثم من كاد أهل المدينة 1877-

۱۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں مدینہ میں نہ طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال۔“

مسلم، الحج، باب صيانة المدينة من دخول الطاعون، والدجال إليها (1379)

۱۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”مسج دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا یہاں تک کہ احد پہاڑ کے پچھلی طرف اترے گا پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔“ مسلم، الحج، باب صيانة المدينة من . . . (1380)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تراشے

فون کرنے اور سننے کے آداب

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

- ۱..... فون کرنے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کریں۔
- ۲..... سب سے پہلے سلام کریں۔
- ۳..... بات کرنے کی اجازت طلب کریں۔
- ۴..... پہلے اپنا تعارف کروائیں۔
- ۵..... تین بار کال کریں تینوں بار رسیو نہ کرنے پر کال مت کریں اور کچھ دیر بعد کریں۔
- ۶..... کال انڈنہ کرنے پر برا بھلا نہ کہیں۔
- ۷..... ضروری یا مقصد اور مختصر گفتگو کریں۔
- ۸..... سونے اور نماز کے اوقات میں کال کرنے سے پرہیز کریں۔
- ۹..... رونگ نمبر ملنے پر احسن انداز میں معذرت کریں۔
- ۱۰..... گھروں میں موبائل فون بچے اور بچیاں کال انڈنہ کریں سے گریز کریں۔
- ۱۱..... خواتین غیر محرموں کو کال کرنے سے بچیں، سخت حاجت ہر کال کریں اور سنیں مگر آواز لوچ دار نہ ہو کہ بہا دہل دہل جائے۔
- ۱۲..... موبائل کارڈ میں موسیقی اور فحاشی پر مبنی ویڈوز گانے، فلمیں اور موزیک فیڈ کرنے کی بجائے، اسلامی تعلیمات پر مبنی آڈیو، ویڈوز اور اسلامی لٹریچر رکھیں۔
- ۱۳..... موسیقی والی رنگ ٹونز نہ لگائیں کیونکہ موسیقی اسلام میں حرام ہے۔
- ۱۴..... مساجد میں موبائل Silent لگائیں یا Off کر لیں۔
- ۱۵..... فون سنتے وقت جھوٹ نہ بولیں۔
- ۱۶..... وعدہ اور پروگرام بناتے وقت ان شاء اللہ کہیں۔

قارئین کرام! مجلہ ”**المحمدیہ**“ خود پڑھئے..... دوست و احباب کو تحفہ میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

اعتماد کا ایک نام

AL-FIRDOUS
TRAVELS & TOURS

نمرہ کیلئے بنگ جلی ہے

الفردوس ٹریولز اینڈ ٹورز

چیف ایگزیکٹو

0346-8824168
0302-9847137

محمد جواد احمد

سیلز مینیجر

0345-8735179
0307-4972188

حافظ محمد اقبال

ستارین
2015
عمرو پیکیج

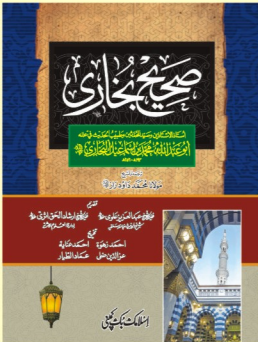
تمام لائسنس کی ٹکٹ، ویزہ پروٹیکٹر، وٹ ویزہ، حج و عمرہ اور ورکنگ ویزہ کی معلومات کے لیے تشریف لائیں

062-2441179
alfirdoustnt@gmail.com

الفردوس ٹریولز اینڈ ٹورز گلوبل روڈ دکان نمبر 7 حاصل پور

بلائے رابطہ

اسلامک بک کمپنی کی طرف سے قارئین کی خدمت میں انمول تحفہ



صحیح بخاری مولانا داور راز محمد اللہ کے ترجمہ اور حواشی کے ساتھ جدید اور منفرد انداز سے شائع ہو چکی ہے۔ جس میں احادیث کی تخریج کتب ستہ، مسند احمد اور موطا امام مالک سے کی گئی ہے۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اور حواشی مدت دراز سے خاص و عام میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری رحمۃ اللہ علیہ اور فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز علوی رحمۃ اللہ علیہ نے علمی و تحقیقی مقدمات تحریر کیے ہیں۔ یہ طبع آٹھ جلدوں میں دو مختلف ایڈیشنوں میں دستیاب ہے۔

ملنے کا پتہ

امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com

اسلامک بک کمپنی